ادارہ الفرقان میڈیا کی پیشکش :: معذرت، امیر القاعدہ

بسم الله الرحمن الرحيم

ادارہ الفرقان میڈیا کی پیشکش

دولت الاسلامیہ فی العراق والشام کے سرکاری ترجمان شیخ المجاہد ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ کا صوتی بیان

بعنوان

ا ا ا ا معذرت، امیر القاعدہ

الحمد لله القويّ المتين، والصلاة والسلام على مَن بُعث بالسيف رحمةً للعالمين.

أمّا بعد:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا فرمان ہے:

وَ قِفُوهُم اِنَّهُم مَّسئُولُونَ (۳۷۔۲۴)

ان کو روکے رکھو، کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

سَتُكتَبُ شَهَادَتُهُم وَ يُسأَلُونَ (۴۳۔۱۹)

اُن کی یہ شہادت لکھ لی جائے گی، اور اُن سے باز پُرس کی جائے گی۔

اورعبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِن باتوں پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور "اطاعت کریں گے، تنگدستی اور خوشحالی میں، خوشدلی سے اور ناخوشی سے، اور جیسی بھی تکلیف ہمیں پہنچے گی اس پر صبر کریں گے، اور حُکّام سے امارت کے معاملے پر جھگڑا نہیں کریں گے، اور جہاں کہیں بھی ہوں صرف حق بات کریں گے، اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کریں گے"۔

اے مجاہدین! اے لوگو! میری بات کو غور سے سنئیے اور اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجیئے، بے شک میرے پاس مزید چند اہم گزارشات ہیں جو میں آپ سے بیان کرنا چاہتا ہوں۔

اپنے کانوں کو میری طرف متوجہ کر لیجیئے! میں آپ تک اپنے شیوخ، قائدین، اکابرین اور اُمراء، قاعدۃ الجہاد، القاعدہ کی قیادت کے چند اقوال منتقل کرنا چاہتا ہوں:

شیخ الامام المجدد اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اپنے بائسویں خطاب میں جو کہ بالخصوص عراق کے عوام اور بالعموم امتِ مسلمہ کی طرف جاری کیا گیا تھا، فرماتے ہیں:

"اگر لوگ اسلام کے تمام احکامات قبول کرلیں مگر صرف ایک کو ترک کریں، مثال کے طور پر اگر وہ سود کی حرمت پر راضی نہ ہوں اور ان کے ہاں سودی بینکاری کو اجازت حاصل ہو تو ایسی ریاست کا دستور ایک کفریہ دستور کہلائے گا۔ کیونکہ یہ فعل اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ شریعت کے کامل اور بے عیب ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے اور اُن کا اس کو نازل کرنے والی سبحانہ وتعالیٰ ذات پر بھی کامل یقین نہیں ہے۔ یہ امر کسی سے مخفی نہیں کہ ایسا کرنے والا کفرِ اکبر کا مرتکب ہوگا جو اس کو دینِ اسلام سے خارج کر دے گا۔ اِس کے علاوہ بعین یہی حکم امریکی سرپرستی میں وقوع پذیر ہونے والے اور اس کی جنگی پروازوں کے سائے تلے اور اس کے

ٹینکوں کی حفاظت میں ممکن بنائے جانے والے انتخابات کا بھی ہوگا۔ لہٰذا جو بھی ایسے حالات میں دیدہ دانستہ اورعمداً اِن انتخابات کے انعقاد پر رضامند ہوا، پس اس نے اللہ سبحانہ وتعالی کے ساتھ کفر کیا۔ لاحول ولا قوۃ الا بااللہ۔

ہمیں ایسے تمام دھوکے باز اور فریب کاروں سے ہوشیار رہنا چاہیئے جو دینی پارٹیوں اور اسلامی جماعتوں کے نام پر ہم کلام ہوتے ہیں اور لوگوں کو اِس سرکشی والے ارتداد میں حصہ لینے پر آمادہ کرتے ہیں۔ یقیناً اگر یہ لوگ مخلص ہوتے تو ان کے دن اور رات بس ایک ہی فکر اور اضطراب میں گزرتے کہ کس طرح وہ اپنے آپ کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین کے لیے وقف کریں، اور وہ مرتد حکومتوں سے علیحدگی اور براءت کا اعلان کریں اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے خلاف لوگوں کو جہاد کرنے پر ابھاریں۔ اگر ایسا کرنے پر قدرت نہ رکھتے تو کم از کم اِن کا دل ایسے تمام افعال کا انکار کرتا اور وہ مرتدین کے منصوبوں میں شامل ہونے اور شرکیہ اسمبلیوں میں بیٹھنے سے لازماً احتراز کرتے۔

جو کچھ ہم نے عراق کے بارے میں بیان کیا ہے بالکل وہی فلسطین کی صورتحال پر بھی منطبق ہوتا ہے۔ بلادِ فلسطین اس وقت کفار کے زیرِ تسلط ہے اور اِس کا آئین انسانوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ اور جاہلی قوانین پر مبنی ہے، جس سے اسلام بری ہے۔ اور اس کو نافذ کرنے کا امیدوار محمود عباس ایک بہائی کافر ایجنٹ ہے"۔

(شیخ اسامہ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا)

شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ علمائے سوء کو مخاطب کرکے کہتے ہیں:

"آخر وہ کونسی مصلحت ہے جس نے آپ کی زبانوں کو کلمہ حق ادا کرنے سے روک رکھا ہے؟ جبکہ آپ اِس مصلحت کا احترام اور لحاظ کرنے کے زعم میں گرفتار ہیں، اس دوران بلاد الحرمین کے طاغوت انتہائی سرعت کے ساتھ لوگوں کو کفر اور صریح ارتداد کی طرف کھینچ رہے ہیں"۔

اور شیخ عید الاضحیٰ کے خطبے میں فرماتے ہیں:

"ہم پر لازم ہے کہ ہم کفار سے علیحدگی اور لاتعلقی اختیار کرلیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم اُن کے ساتھ ہر قسم کا تعلق ختم کر دیں، ہم پر لازم ہے کہ ہم ان سے کامل برأت کا اعلان کریں۔ ہمارے لیے لازم ہے کہ ہم اُن پر یہ واضح کر دیں کہ ہماری اور اُن کی راہیں جدا جدا ہیں، ہم ایک سوراخ

میں ہیں اور وہ دوسرے سوراخ میں، ہم ایک الگ طریق پر ہیں اور وہ ایک دوسرے طریق پر۔ اور جہاں تک شریعت کے احکامات اور کلِمات کو خلط ملط کرنے، اس میں (باطل کی) آمیزش کرنے اور اس سے کھیلنے کا تعلق ہے تو یہ بات عظیم تر گمراہی اور کھلے فساد کی طرف لے کر جانے والی ہے"۔

اور شیخ فرماتے ہیں:

"یا تو یہ صورت ہو کہ اہلِ ایمان اہلِ کفر پر غالب آجائیں، اور اُن کو فتح و غلبہ حاصل کر کے اللہ عزّوجل کے دین میں داخل کر لیں، یا وہ ذلیل و خوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے ہمیں جزیہ ادا کریں۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ اہلِ کفر اہلِ ایمان پر غالب آجائیں، یا یہ کہ اہلِ ایمان ہجرت کریں اور کفر کی سرزمین سے نکل جائیں، اور یہی اللہ کے راستے میں ہجرت ہے"۔

(شیخ ابو یحییٰ رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا)

اللہ آپ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں، اے شیخ! آپ نے سچ فرمایا! واقعی یہی ہجرت ہے اور یہی سچا دین ہے۔

شیخ سلیمان ابو غیث اپنے خطبہ بعنوان 'کویت کے مرتدّین' میں کہتے ہیں:

"میں اس سے کہتا ہوں، اے مرتد! اگر تم ملک میں اسلامی نظام کے خلاف ہو، اور اس ملک میں نظام حکومت کے اسلامی ہونے کے خلاف ہو، تو میں اس ملک میں قائم کُل نظامِ حکومت کی مخالفت کرتا ہوں، اور وہ آئین اور دستور جسے تم نے مقدس سمجھ کر مضبوطی سے تھام رکھا ہے، اسے میں اپنی چپل اور جوتے کی نوک کے نیچے رکھتا ہوں، نہیں بلکہ اللہ کی قسم ! میں اس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ میں اِس پر قدم رکھنے کے سبب ناپاک ہوجاؤں، سو اس کا حل یہ ہی ہے کہ اس دستور کو گندگی کے ڈھیر میں پھینک دیا جائے۔

یہ بات جان لو کہ کویت کا آئین اور دستور کفرہے، کفر ہے، کفر ہے اور جو کوئی بھی اس دستور کے مطابق حکم کرے گا، وہ قطعی کافر ہے۔ اللہ کی قسم میں اپنے اس موقف سے کسی صورت بھی دستبردار ہونے کو تیار نہیں، میں کسی صورت اس سے دستبردار نہیں ہونگا، جو کوئی بھی اس دستور کے مطابق حکم کرتا ہے وہ کافر ہے"۔

(شیخ ابو غیث کا کلام ختم ہوا)

شیخ ابو مصعب الزرقاوی رحمہ اللہ جمہوریت کے منہج اور اہل جمہوریت کے بارے میں کہتے ہیں:

"سو یہ اور اِن جیسی بہت سی دوسری وجوہات کی بِنا پر ہم نے اس خبیث منہج کے خلاف ایک خونخوار جنگ کا اعلان کیا ہے۔ اور ہم نے اِس باطل عقیدہ اور ناکامی کے راستے پر چلنے والے لوگوں کے حکم کو بھی صراحت کے ساتھ واضح بیان کر دیا ہے۔ پس جو کوئی حمایت اور نصرت کے ذریعے سے جمہوریت کو قائم کرنے کی سعی کرتا ہے، تو وہ دینِ جمہوریت اور اس کے پیروکار لوگوں کا حلیف ہے۔ اور اس کا حکم اُن لوگوں کے حکم کی طرح ہے جو اس دین کی طرف دعوت دیتے ہیں اور بنا کسی ہچکچاہٹ کے اس کو قبول کرتے ہیں۔

انتخابی امیدوار ربوبیت اور الوہیت کا دعوی کرنے والے ہیں، جبکہ ان کے لیے ووٹ کا استعمال کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کو اللہ کے ساتھ رب اور شریک ٹھہرایا۔

اور اللہ کے دین میں ان سب کا حکم کفر اور اسلام سے ارتداد کا ہے۔ اے اللہ ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ یااللہ! آپ گواہ رہنا"۔

(شیخ زرقاوی رحمہ اللہ کا کلام ختم ہوا)

یہ ہے وہ قاعدۃ الجہاد ہے جس کو ہم جانتے ہیں اور یہ ہے اس کا منہج، سو جو کوئی اس منہج میں تبدیلی کرے گا، ہم اسے بدل ڈالیں گے۔

یہ ہے وہ القاعدہ ہے جس سے ہم نے محبت کی۔ یہ وہ القاعدہ ہے جس کے ساتھ ہم نے وفاداری نبھائی۔ یہ وہ القاعدہ ہے جس کی ہم نے نصرت کی۔

یہ وہ القاعدہ ہے۔ ہاں یہ وہ القاعدہ ہے جس نے تمام دنیائے کفر کو دہشت زدہ کیا اور طواغیت کے اوپر اُن کی نیندوں کو حرام کر دیا تھا۔

یہ وہ القاعدہ ہے جو ہماری رگوں میں خون کی مانند دوڑتی ہے اور ہماری قلوب کی اِنتہا گہرائیوں میں بستی ہے۔ ہم نے اس کا ادب و احترام کیا، اس کی نصرت کی، اس کی تکریم کی، اس کی

تعظیم کی، اور اس کی عظمت و شان کو تسلیم کیا۔ اور ہم نے اس کی قیادت کی اطاعت کو کسی دوسرے کی اطاعت پر مقدم رکھا۔

اس کی قیادت بذاتِ خود راہِ جہاد میں بے مثال نمونہ کی حیثیت رکھتی ہیں، اور ہم میں سے کسی نے اپنے قُلوب و اذہان کی گہراہیوں میں کبھی بھی اس کی قیادت سے متعلق کسی شبہ کو، محض شبہ تک کو داخلے کی اجازت نہیں دی، کہ جس کی بِنا پر ہم اس کے راہنماؤں میں سے کسی رہنما کے بارے میں طعنہ زنی کرتے، یا اس کے قائدین میں سے کسی قائد پر کوئی ملامت والا بول بولتے یا اس کی شان گھٹاتے۔

ہاں! اور ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے جہاد میں سبقت کی، اس لیے کہ یہ فضیلت اور شرف کے حامل لوگ ہیں، اس لیے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین کی خاطر لازوال قربانیوں پیش کیں، اس لیے کہ یہ لوگ اس دور میں امت کے راہنما اور مجدددین ائمہ ہیں۔

یہ ہے ہماری القاعدہ، قاعدة الجہاد کے ساتھ تعلق کی اصل حقیقت، اسی وجہ سے الدولۃ نے شیخ ابو حمزہ المہاجر کے ذریعے سے القاعدہ کی قیادت کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں القاعدہ کی صورت میں موجود امت کے راہنماؤں کے ساتھ اپنی وفاداری رکھنے کی یقین دہانی کرائی گئی اور ان کو یہ آگاہی دینا مقصود تھا کہ آپ کی تنظیم کا الدولۃ کی سرزمین میں تحلیل ہوجانے کے باوجود عالمی جہاد کی قیادت میں آپ ہی کی بات فیصلہ کن رہے گی۔

آپ کی ہی بات فیصلہ کن اس لیے رہے گی تاکہ تمام مجاہدین کی بات ایک ہونے اور ان کی صفوں کو یکجا رکھنے کو یقینی بنایا جاسکے۔

ان تمام بیان کردہ وجوہات کی بِنا پر دولت الاسلامیہ کے اُمراء اپنے کلام میں ہمیشہ القاعدة الجہاد کو اسی طرز پر مخاطب کرتے رہے جیسے سپاہی اپنے اُمراء کو مخاطب کرتے ہیں، جیسے ایک شاگرد اپنے استاد اور طالب اپنے شیخ سے مخاطب ہوتا ہے، اور جیسے ایک کم سِن کسی عمر رسیدہ بزرگ سے مخاطب ہوتا ہے۔

دولت الاسلامیہ نے خود کو ہمیشہ مشایخِ جہاد اور اس کے راہنماؤں کی طرف سے جاری ہونے والی نصائح اور ہدایات کا پابند رکھا۔ صرف اسی وجہ سے دولت الاسلامیہ نے اپنے قیام کے وقت سے لے کر آج تک روافض کو ایران میں قطعاً نشانہ نہیں بنایا، اور روافض کو ایران میں محفوظ و مامون چھوڑ دیا، اور اپنے غیظ وغضب میں بپھرے ہوئے سپاہیوں کو قابو میں رکھا، باوجود اس

کے کہ وہ اُس وقت ایران کو خون کے تالاب میں بدل ڈالنے پر قدرت رکھتی تھی۔ اور یوں ان گزشتہ سالوں میں وہ اپنے بدترین دشمن کو نشانہ نہ بنانے کے سبب اپنے سر ایرانی ایجنٹ ہونے کا الزام برداشت کرکے شدید غصہ اور جزبات کو دبانے کی کوشش کرتی رہی۔

پس القاعدہ کی طرف سے صادر شدہ حکم کی تعمیل کی خاطر روافض کو امن اور سکون سے لطف و اندوز ہونے کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا تاکہ القاعدۃ کے مفادات اور ایران میں موجود اس کے ذرائعِ رسد کو تحفّظ فراہم کیا جا سکے۔

ہاں! مجاہدین کے اتحاد و اتفاق کو ایک کلمے تلے محفوظ بنانے اور ان کی صفوں میں موجود یکجائیت کو قائم رکھنے کی خاطر دولت الاسلامیہ نے اپنے سپاہیوں کو روکے رکھا اور اپنے شدید غصے اور جوش کو کئی سالوں سے دبائے رکھا۔

پس تاریخ یہ بات رقم کرلے کہ ایران کی گردن پر القاعدہ کا بیش بہا قرض ہے۔

ہاں! اور القاعدہ ہی کی وجہ سے دولت الاسلامیہ بلاد الحرمین میں سرگرم نہیں ہوئی اور آلِ سلول کو امن و سکون سے لطف و اندوز ہوتے ہوئے رہنے اور اُمّت کے علماء کو اور موحد نوجوانوں کو وہاں تنہا چھوڑ دیا گیا، جن کے وجود سے جیلیں بھرچکی ہیں۔

القاعدہ ہی کی وجہ سے دولت الاسلامیہ نے مصر، لیبیا اور تیونس میں دخل اندازی نہیں کی، اور وہ مسلسل کئی سالوں سے اپنے جوش و جزبے کو قابو کیے رہی اور اپنے سپاہیوں کو روکتی رہی جبکہ اس کے کون و مکاں میں شدید افسردگی اور رنجیدگی چھائی رہی، یہ دیکھ کر کہ لاتعداد مظلوم و بے کس مسلمان اس کو مدد کے لیے پکار رہے ہیں، مصر، لیبیا اور تیونس میں سیکولر عناصر کفر میں پہلے گزرے ہوؤں سے بھی بدتر نئے طواغیت کھڑے کرنے کی حکمتِ عملی ترتیب دے رہے ہیں۔

دولت الاسلامیہ ایک کلمہ توحید کے گرد متحد کرنے کے لیے لوگوں کو حرکت میں نہیں لاسکی تاکہ القاعدۃ کی شکل میں موجود جہاد کے قائدین اور راہنماوں کی مخالفت نہ ہوجائے جنھوں نے عالمی جہاد کی ذمہ داری سنبھال رکھی ہے اور ان ممالک میں (جہادی) کام کرنے کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا رکھا ہے۔

معذرت امیر القاعدہ!

معذرت اے ڈاکٹر!

ہم نے اللہ سے اس بات کا عہد کیا ہے کہ ہم جہاں کہیں بھی ہوں گے صرف حق بات کریں گے اور اللہ کے دین کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی قطعاً پرواہ نہیں کریں گے۔

بے شک آپ کا حالیہ گواہی والا بیان لوگوں میں غلط فہمی پیدا کرنے کا باعث بنا ہے، اور آپ نے اُن کو ایک ایسے معاملے میں شبہ میں ڈال دیا جس کو سچ ثابت کرنے کی آپ نے بڑی مشقت کی، مگر آپ اسے ثابت نہ کرسکے اور نہ ہی آپ کبھی اسے ثابت کرسکتے ہیں۔ آپ نے بِنا کسی جواز کے (القاعدۃ اور دولت اسلامیہ مجاہدین) کے مابین ہونے والی خفیہ پیغام رسانی کے کچھ حصوں کو میڈیا میں نشر کیا تاکہ آپ ہم پر اس جرم کا بوجھ لادھ سکے جس کا ارتکاب آپ نے خود کیا اور اس کو بڑھاوا بھی آپ ہی نے دیا۔ سو اس کے بارے میں آپ ہی سے سوال کیا جائے گا اور آپ ہی اس کا بوجھ اُٹھائینگے۔

آپ نے بڑا زور لگایا تاکہ لوگوں میں اس معاملے کو مشتبہ کرنا اور اُن کو ایسا وہم دیا جاسکے کہ جس کی بنا پر آپ ہمیں غدار، دھوکے باز، نافرمان، بدکردار اور مجاہدین کی صفوں سے علیحدہ ہونے والوں کی جگہ لاکھڑا کررہے ہیں۔

میرے جیسے ادنیٰ سپاہی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ آپ کے مرتبہ کے حامل شخص، القاعدۃ الجہاد کے امیر کو جواب دے۔ بہرکیف، صاحب حق کو اپنی بات کہنے کا حق حاصل ہے۔

بلاشہ اللہ ہی جانتا ہے کہ آپ پر رد کرتے ہوئے ہمارے دل کس قدر درد سے نچوڑرہے ہیں اور کس قدر کڑواہٹ سے جھلس رہے ہیں۔

معذرت امیر القاعدہ!

ہم اپنی خوشی سے آپ کے لیے عجزوانکساری اور تواضع کا اظہار کرکے جماعت کو لازم پکڑتے ہیں اور مسلمانوں کی بات کو یکجا کرنے اور مجاہدین کی اجتماعیت کو متحد رکھنے کے لیے حریص رہتے ہیں، خواہ اس کی خاطر ہمارے اپنے حقوق قربان کرنا اور دستبرداریاں پیش کرنا ایک چیز ہے۔۔۔

لیکن اس کے نتیجہ میں آپ کا ہمیں اپنی بیعت اور اپنا ماتحت بننے پر مجبورکرنا، اور پھر اس کی بنا پر مجاہدین کی صفوں میں پیدا ہونے والی پھوٹ اور ان کے ناحق بہنے والے خون ۔ جو کہ درحقیقت آپ کا عہد شکنی کرنے والے غدار وخائن کی بیعت قبول کرنے کے سبب بہا۔ کے جرم کا ذمّہ دار ہمیں ٹھہرانا ایک بالکل دوسری چیز ہے۔

معذرت امیر القاعدہ!

دولت اسلامیہ ہرگز القاعدۃ کی ذیلی شاخ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کبھی ایک دن کے لیے ہوا ہے۔ بلکہ اگر اللہ نے آپ کے مقدر میں کیا کہ آپ دولت اسلامیہ کی سرزمین پر آکر ٹھہرے تو ایسا اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب آپ دولت کی بیعت کریں اور اس کے قریشی امیر، حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے، کے سپاہیوں میں شامل ہو جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے اس وقت آپ ملا محمد عمر حفظہ اللہ کی سلطنت کے ماتحت سپاہی ہیں۔

پس امارت یا ریاست کے لیے (شرعاً) کسی تنظیم کی بیعت کرنا درست نہیں ہے۔

معذرت امیر القاعدہ!

معذرت اے ڈاکٹر!

آپ نے جو کچھ اپنے گواہی والے بیان میں ذکر کیا ہے، حقیقتاً اس میں ایسا کچھ بھی نہیں پایا گیا کہ جو اس بات کو ثابت کرسکے جس کو آپ نے ثابت کرنے کے لیے بڑی محنت کی، لیکن آپ اسے ثابت کرنے سے عاجز آگئے۔

اگر یہ چیز موجود ہوتی تو آپ اُس شخص کو ایک ہی جملے سے ضرور جواب دیتے جسے آپ نے ''صابرمہاجر'' کے اوصاف سے پکارا ہے۔ اور پھر آپ خود ضرور اس چیز کو میڈیا پر لانے سے اجتناب برتتے جس سے آپ خود (دوسروں کو) منع فرمارہے ہیں۔ پس تعجب در تعجب ہے۔

جبکہ ہمارے پاس اس کے برعکس حقیقت کو بیان کرتی ہوئی گواہیاں، خود القاعدہ کی قیادت کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ اور سب سے بڑھ کر ازخود آپ کے اپنے الفاظ کی شکل میں موجود ہیں۔ پس آپ ہی کے منہ سے پوری دنیا نے سنا کہ تنظیم (القاعدۃ) عراق میں تحلیل ہوگئی ہے اور اس نے الدولۃ کی بیعت کرکے اس میں ضم ہو چکی ہے۔

بلاشہ آپ نے اپنی گواہی میں جو کچھ (ثبوت کے طور پر) ذکر کیا ہے وہ بالکل درست ہے، بلکہ میں آپ کے لیے اس میں مزید اضافہ کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ ابھی بالکل قریب کے کچھ عرصہ پہلے تک ہی اگر ہم سے کوئی دولت الاسلامیہ اور القاعدہ کے تعلق کے بارے میں استفسار کرتا تھا تو ہم اس کو یہی جواب دیتے تھے کہ دولت الاسلامیہ کا القاعدہ کے ساتھ تعلق ایسا ہی ہے جیسے ایک سپاہی کا تعلق اپنے امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

یہ سپاہیت، اے ڈاکٹر ! درحقیقت عالمی جہاد کے کلمے کو ایک کرنے کی خاطر تھی اور اس کا ریاست کے اندر نافذ نہیں تھی اور نہ ہی الدولۃ اس کو نبھانےکی پابند تھی۔ بلکہ یہ سپاہیت تو ہماری طرف سے آپ کے واسطے دست برداری، عجز و انکساری، تواضع اور عزت و تکریم کے طور پر تھی۔

ہمارے پاس آپ کی طرف سے دی گئی گواہی کے مُماثِل واقعات، حقائق اور شہادتوں کا ایک کثیر مواد موجود ہے کہ جو اس تعلق اور نسبت کی تصدیق کرتا ہے۔ پس یہ سپاہیت ریاست میں قوت و دسترس کی صورت میں ہرگز نہیں تھی۔

اِس کی ایک مثال یہ ہے کہ: ہم نے آپ کا وہ مطالبہ نہیں مانا جسے آپ ہم سے بارہا مرتبہ کرتے رہے کہ ہم عراق میں روافضہ کی عوام کو نشانہ بنانے کا سلسلہ روک دیں اس فیصلے کے تحت کہ وہ مسلمان ہیں اور اپنی جہالت کے سبب معذور ہیں۔

پس اگر ہم نے آپ کی بیعت کر رکھی ہوتی تو ہم ضرور بالضرور آپ کے حکم کی تعمیل کرتے، اگرچہ کہ ہم روافض سے متعلق اور ان کے اعتقاد کے بارے میں موجود آپ کے اس فیصلے سے اختلافِ رائے ہی کیوں نہ رکھتے ہوتے۔

یہی ہم نے اپنے دین سے سننے اور اطاعت کرنے کے ضمن میں سیکھا ہے۔ اگر آپ واقعتاً دولت الاسلامیہ کے امیر ہوتے تو اپنی درخواست پر ضرور عمل در آمد کرواتے اور ضرور اُن لوگوں کو معزول کردیتے جو آپ کی مخالفت کرتے۔

تاہم ہم نے آپ کی اس درخواست پر عمل کرتے ہوئے روافض کو ریاست سے باہر ایران اور دوسری جگہوں پر نشانہ نہیں بنایا۔

اور اس کی ایک مثال یہ بھی ہے: کیا یہ بات سچ نہیں کہ آپ نے ہم سے ایک بار بھی کبھی یہ نہیں پوچھا، اور نہ ہی انہوں نے جو آپ سے پہلے گزرے تھے کہ:

تمہارے سپاہیوں کی تعداد کتنی ہے؟ تمہارا ہتھیار کیا ہے؟ تمہاری مالی سرمایہ کاری کہاں سے ہوتی ہے ؟ تم کہاں سےاپنے آپ کو مسلح کرتے ہوں؟ کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کے کچھ ہے(بھی کہ نہیں)؟ تمہارے اُمراء کون ہیں؟ تمہارے وزراء کون ہیں؟ تمہارے گورنر؟ تمہارے قاضی؟ تمہارے علماء کون ہیں؟ تمہارے مسائل وپریشانیاں کیا ہے؟ تمہیں کون سے مصائب اور تکالیف کا سامنا ہے؟

آپ کو آپ کے رب کی قسم! ذرا! آپ مجھے یہ بتائیے کہ اگر آپ دولت کے امیر ہے تو آپ نے اس کے لیے کیا کیا ہے؟ آپ نے کن چیزوں کے ساتھ اس کی مدد کی ہے؟ دولت کے لیے آپ نے کیا فکر اور تردّد کیا ہے؟ دولت کو آپ نے کیا حکم دیئے ہیں اور کن سے آپ نے اسے روکا ہے؟ آپ نے کس کو معزول کیا اور کس کو ذمہ داری دی ؟

ان ساری چیزوں میں سے تو کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔

پس اے دولتِ مظلومہ، تیرے واسطے صرف اللہ کی ذات ہے!

اور اس کی ایک اور مثال یہ بھی ہے: کہ آپ نے اور نہ ہی آپ سے پہلے والوں نے کبھی ایک دن کے لیے بھی ہمیں اس طرز پر مخاطب نہیں کیا جس طرح ایک امیر اپنے سپاہیوں سے مخاطب ہوتا ہے اور انہیں آڈر دینے کے لہجے میں خطاب کرتا ہے۔ نہ ہی آپ نے اور نہ آپ کے متقدمین نے کبھی ہمیں حکم کے لہجے میں مخاطب کیا، ماسوا اس سانحہ کے بعد جسے آپ نے شام میں وقوع پذیر کیا اور خائن و غدّار کی بیعت قبول کرکے اُمّت کو غمزدہ و رنجیدہ کیا۔

آپ نے آج خود کو اور القاعدہ کو دو ناگزیر متبادل صورتوں کے سامنے لاکھڑا کیا ہے:

یا تو یہ کہ آپ اپنی خطا پر برقرار رکھیں اور ضد کے ساتھ اسی پر اصرار کرتے رہیں، اور پوری دنیا میں مجاہدین کے مابین انتشار اور اندرونی قتال کا سلسلہ جاری رہے۔

یا پھر یہ کہ آپ اپنی غلطی اور اپنی کوتاہی کو تسلیم کر لیں، اور اس کا ادراک کرتے ہوئے اس کی اصلاح کرلیں۔

اور ہم یہاں ایک بار پھر اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں، تا کہ آپ ایک بہترین پیشرو کے قابلِ فخر جانشین بن جائیں۔

پس شیخ اُسامہ بن لادن نے پوری دنیا کے مجاہدین کو ایک کلمہ پر متحد کیا، جبکہ آپ نے ان میں تفریق پیدا کی، ان کو تقسیم کیا اور ان میں پھوٹ ڈال کر ان کو بکھیر ڈالا ایک مکمل انتشار کی سی کیفیت میں۔

ہم پھر سے اپنے ہاتھ آپ کی طرف پھیلاتے ہیں اور آپ کو دعوت دیتے ہیں:

اول یہ کہ: آپ اپنی مہلک غلطی سے رجوع کر لیں اور غدار، خائن، دغا باز کی بیعت کو رد کرکے کفار کو غضب ناک کریں اور مؤمنین کو خوشی عطا کریں، اور مجاہدین کے خون کو مزید بہنے سے روک دیں۔ چونکہ آپ ہی کی وجہ سے مسلمان غمگین ہوئے اور کفار کو مجاہدین کی حالتِ زار دیکھ کر لطف و اندوز ہونے کا موقع ہاتھ آیا۔ چونکہ آپ ہی نے غدار کو اس کی خیانت پر حمایت سے نوازا اور اس کی مدد کی۔

آپ نے نفوس کو تڑپایا، دلوں کو خون کے آنسو رُلایا، اور آپ ہی نے فتنے کو پروان چڑھایا اور اس کے شعلوں کو مزید بھڑکایا تھا۔ اور اب اگر آپ چاہیں تو ان شاء اللہ ! آپ ہی اس آگ کو بجھائیں گے۔

سو آپ اپنی حالت کو دوبارہ جانچیئے اور اللہ کی خاطر ایک ایسے موقف کو لے کر کے کھڑے ہو جایئے جس کے ذریعے سے جو بگاڑ آپ کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اس کی پھر سے درستگی ہو جائے۔

دوم یہ کہ: ہم آپ کو کو دوبارہ دعوت دیتے ہیں کہ آپ اپنے منہج کی تصحیح کر لیجیے اور ببانگ دہل پلید مشرک روافض کی تکفیر کریں اور مصری، پاکستانی، افغانی، تیونسی، لیبی، اور یمنی افواج وغیرہ سمیت تمام طواغیت کی فوجوں اور ان کے مددگاروں کے ارتداد کو ببانگ دہل بیان کیجئے۔

انہیں "امریکہ کے حمایتی" وغیرہ جیسے اوصاف سے مخاطب کرنے کی بجائے اُن کو انہی ناموں سے پکاریں جو نام اُن کو رب العالمین نے دیے ہیں، یعنی طواغیت، کفار اور مرتدین۔ اس کے علاوہ شرعی احکام و الفاظ میں رد و بدل مت کیجئے جیسا کہ آپ کا ”کرپٹ حکومت“ ”فاسد دستور“ اور ”امریکی نواز فوجی“ اور ایسے دوسرے الفاظ کا استعمال کرنا شامل ہے۔

اِسی قدر اشارہ کر دینا آپ کے لیے کافی ہے تاکہ آپ خود کو کسی بڑی گمراہی اور کھلے فساد کی طرف جانے سے بچائیں جیساکہ ہمیں القاعدۃ کے امراء الزرقاوی اور اللیی رحمہما اللہ اس سے

متنبہ کیا تھا اور ہمیں وصیت کیں تھی۔ آپ بالکل واضح اور غیر مبہم انداز میں مسلمانوں کو ان (شیعہ وطواغیت کی مرتدین افواج) کیخلاف جہاد اور قتال کی طرف دعوت دیں۔ ان الفاظ و اصطلاحات کو جڑ سے اکھاڑدیں جو مجاہدین میں داخل کی گئی ہیں، جیسا کہ؛ ''عوامی مزاحمت''، ''جمہور کا انتفاضہ''، ''دعوتی تحریک''، ''عوام''، ''جمِ غفیر''، ''جدوجہد''، ''سرفروشی'' جیسی دوسری اصطلاحات۔

ان سب ان کی جگہ آُپ جہاد کے واضح شرعی الفاظ کا استعمال کریں اور کھلے لفظوں میں (لوگوں کو) ہتھیار اٹھانے، پرامن پسندی کو ختم کرنے اور مرتد فوج کیخلاف قتال کرنے کی طرف بلائیں، بالخصوص جرنل سیسی کی فوج کے خلاف، جو کہ مصر کا نیا فرعون ہے۔ مرسی اور اس کی پارٹی سے براءت کریں، ان کے ارتداد کو ببانگ دہل بیان کریں اور مسلمانوں پر اس معاملے کو مزید خلط وملط مت کریں۔ ہاں مُرسی! وہ مرتد طاغوت ہے جو بذاتِ خود فوج کے سر پہ سوار ہو کر سیناء کی طرف نکلا، یہود سے قتال کی خاطر نہیں بلکہ وہاں موجود مجاہدین اور موحدین سے جنگ کرنے کے لیے۔ اس نے سیناء میں نہتے مظلوم مسلمانوں اور مجاہدین کو اور ان کے گھروں کو اپنے طیاروں اور ٹینکوں سے بمباری کا نشانہ بنایا۔ ہاں! یہ وہ طاغوت ہے جس نے مجاہدین کے ساتھ اپنی شدید بغض اور عداوت کے سبب، ان میں سے قیدی بن جانے والوں پر مقدمہ چلانے کے لیے ایک عیسائی صلیبی کو جج مقرر کیا، اور نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ ان کے لیے جو سزا تجویز کی گئی وہ سزائے موت تھی۔ اُس مرتد طاغوت نے مجاہدین کے خلاف اپنے غصّے اور دشمنی کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اِس حکم پر اپنے دستخط کیے۔

تو آخر کیا وجہ ہے کہ آپ اس سے برأت کا اعلان نہیں کرتے؟ اور نہ ہی اس کے اعمال پر احتساب یا مؤاخذہ کا مطالبہ کرتے ہیں؟ بلکہ، آپ اس کا وہ تصوّر جس میں وہ مظلوم دکھائی دیتا ہے کی بنیاد پر، خود کو اُس کے ساتھ متصف کرتے ہیں اور اُس کے لیے دعائیں کرتے ہیں!

کیا آپ اِس کے اعمال اور اِس کے نافذ کردہ دستور پر راضی ہیں جس کے ساتھ وہ حکومت کرتا تھا؟ کیا آپ سیناء کی سرحدوں کا دفاع کرنے والے موحّد مجاہدین کے خون پر راضی ہیں جو اُس نے بہایا؟

بے شک ہم آپ کے بارے میں ایسا گمان ہر گز نہیں رکھتے!

پس ان تمام معاملات کی وضاحت کیجیئے! حقیقتاً آپ نے اپنا سرمایہ کھو دیا ہے، سو اب منافع کی امید لگانا بے سود ہے!

پس اللہ پر بھروسہ کے ساتھ آگے بڑھیئے اور اس فیصلہ کو اختیار کیجیئے، اور اسامہ بن لادن کے ورثہ کو ضائع ہونے سے بچا لیجیئے، اس لیے کہ ہم نے آپ کوصرف شرعی اُمور کی طرف بلایا ہے جوکہ آپ پر واجب ہیں۔

پس آگے بڑھیں تاکہ آپ اُمت کے لیے ایک حکیم کا کردار ادا کرسکیں، اور ایسا فیصلہ صادر فرمائیں کہ جس کے ذریعے سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے اِذن اور توفیق سے اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کے مقام اور مرتبہ کو بلند فرمائے، اور اس کے ساتھ آپ اسلام کے دشمنوں کا مقابلہ کریں، اور اس کے ذریعے سے شام کی سرزمین میں لگی فتنے کی اُس آگ کو بُجھا دیجیئے، جس کا موجب آپ کی ذات ہے۔ ہاں! اس کا سبب آپ ہیں، جب آپ نے خود کو اور اپنی القاعدہ کو نشانہء تضحیک اور غدارخائن وعہدشکنی کرانے والے بچے کے ہاتھوں میں کھیلنے والے کھلونا بنا ڈالا، کہ جس نے اپنے گلے میں پڑی بیعت کے ساتھ بے وفائی کی جس کو آپ نے نظر انداز کردیا ہے۔ آپ نے اُس کو اپنے ساتھ کھیلنے کے لیے یوں آزاد چھوڑ دیا جیسا کوئی بچہ گیند سے کھیل کود کرتا ہے۔ اِس سے آپ کے وقار کو نقصان پہنچا ہے، اور آپ نے اپنا شاندار ماضی اور مقام و مرتبہ کھو دیا ہے۔ سو جلدی کیجیئے اور خاتمہ باالسوء کے خدشے سے خبردار رہیں۔

معذرت امیر القاعدہ!

یہ وہ باتیں ہیں جو اب آپ سے متعلق زبان زدِ عام ہیں، جن کو زیرِ بحث لانے والے وہ مجاہدین ہیں جن میں مہاجرین اور انصار شامل ہیں۔ سو جلدی کیجیئے کیونکہ فی الوقت آپ کے سامنے موقعہ موجود ہے، سو اگر آپ نے اس سے فائدہ اٹھا لیا تو اِسی صورت میں آپ حکیم، ایک بزرگ، ایک قائد، اور ایک مثالی کردار ادا کرنے والا رہنما کہلائے جائیں گے۔

اور معذرت امیر القاعدہ!

ہمارے سوالات ابھی ختم نہیں ہوئے کہ جن پر ہمیں آپ سے جوابات درکار ہیں، اور اگر آپ کے پاس ہم اخوت کا حق رکھتے ہیں تو ان کا جواب دینے پر آپ کو ہر گز کوئی تردّد درپیش نہیں ہونا چاہیئے تاکہ لوگوں کے بیچ پیدا ہونے والے اس تذبذُب کو دور کیا جاسکے جو حال ہی میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کے سبب پیدا ہوا ہے، اور شاید کہ آپ کے جوابات مجاہدین کے مابین برپا ہونے والے خون خرابے کو روکنے کا سبب بن جائیں۔

سوہم اللہ کے نام پر آپ سے پوچھتے ہیں کہ اسلامی ریاست کے وہ کون سے چھوٹے سے

چھوٹے لازمی اجزاء ہیں جن کے بارے میں آپ سے کہا گیا ہے کہ وہ ہم میں موجود نہیں ہے؟

تاکہ اگر آپ اس سے بے خبر ہیں تو ہم اسے آپ کے سامنے بیان کردیں یا اگر وہ اب تک موجود نہیں ہے تو ہم انہیں حاصل کر سکیں۔

اور ہم آپ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ؛ ابنِ ملجم کی اولاد سے آپ کی کون لوگ مراد ہیں، جن کی طرف آپ نے اپنے گزشتہ بیان میں اشارہ دیا ہے اور پوری اُمّت کو ان کے خلاف متحرک ہونے کی اپیل کی ہے؟ کون ہیں وہ لوگ کہ جن کے خلاف تمام مسلمانوں کو ایک عمومی اتفاقِ رائے کے ساتھ اُٹھ کھڑا ہونا چاہیئے؟ کون ہیں قاتلانِ عثمان کی موجودہ نسل؟ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس بات کو دو ٹوک واضح کردیں گے، ایک جرأت مندانہ وضاحت کے ساتھ۔

اس لیے کہ بلادِ شام میں آپ کے سپاہی جو جبھتہ الجولانی سے تعلق رکھتے ہیں، اور جبھتہ الضرار میں شامل ان کے حلیف، اور کفریہ ملٹری کونسل، اور باقی ماندہ صحوات یہ سمجھتے ہیں کہ آپ کا مقصود دولت الاسلامیہ کی افواج ہیں۔ چنانچہ ان تمام نے آپ کے حکم کی فوری تعمیل کی اور انہوں نے آپ کے الفاظ کو بنیاد بنا کر مہاجرین اور انصار کا خون بہانا مباح قرار دیا۔

اس لیے ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ اگر اس سے آپ کا مطلوب و مقصود دولت الاسلامیہ کے مجاہدین اور اس کے امیر نہیں تھے تو پھر آپ فوری طور پر اس بات کی وضاحت کر دیجیئے تاکہ مجاہدین کے خون کو محفوظ بنایا جا سکے، جو آپ کے سبب سے بہہ رہا ہے، ہاں! آپ اور آپ کی حکمت کے سبب سے۔

کون ہے ابنِ ملجم کی اولاد جس کا آپ نے ذکر کیا تھا؟ اور کون ہیں حروریہ جن کا حوالہ آدم غدن الامریکی نے دیا تھا؟ اگر واقعتاً اس سے آپ کی مراد دولت الاسلامیہ ہے تو پھر ہمارا ایک اور سوال ہے جو دانشمندانہ جواب کا منتظر ہے۔

اگر ہم شام میں موجود رہنے پر مصر رہتے ہیں تو اس صورت میں ہم خوارج، حشّاشین اور حرروریّہ کہلائے جائیں گے، جن کی اولاد ارضِ شام میں ناکام و نامراد ہو گی؟

اور اگر ہم ہتھیار ڈال کر واپس عراق کی جانب پسپائی اختیار کر لیں تو اس صورت میں ہم سنی، الحُسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور مجاہدین ہیں؟

((اشعار

لوگوں میں کچھ ایسے ہیں کہ جن کی محبت دین ہے، اور جن کا بُغض کُفر ہے، اور جن کی قُربت نِجات اور ڈھال ہے۔

سو ہم آپ سے اس پر دلیل کا مطالبہ کرتے ہیں!

اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ تم نے فُلاں اور فُلاں کو قتل کیا، تو اس پر ہم یہ کہیں گے کہ انہوں نے ہم میں سے اس سے کہیں زیادہ کو قتل کیا ہے، تاہم پھر بھی آپ نے اُن کی ایسی تصویر کشی اور توضیح نہیں کی جیسی تصویر کشی آپ نے ہماری کی، اور نہ ہی آپ ہم میں سے کسی ایک پر بھی اشکبارونمدیدہ ہوئے۔ مزید برآں یہ کہ اس کو دلیل کے طور پر نہیں مانا جا سکتا۔

اور آپ کا یہ کہنا کہ یہ مسلمانوں کی آپس کی لڑائی ہے؛ سو ہم کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم جنگ کی ابتداء اُن کی طرف سے ہوئی، اور جب ہم نے اُن کی جارحیت کے موافق اُن کو جواب دیا تو اِس پر اُنہوں نے انتہائی دردناک انداز میں چیخ و پکار اور گلہ شکوہ کرنا شروع کر دیا، جبکہ ہم تو ابھی تک صرف اپنا دفاع ہی کر رہے ہیں۔

سو آخر آپ نے اُن کو اِن اوصاف سے متصف کیوں نہیں کیا جن سے ہمیں متصف کیا؟ اور پھر یہ کہ اِس بات کو بھی دلیل کے طور پر قبول نہیں کیا جاسکتا۔

اور جہاں تک تعلق ہے خودمختار شرعی عدالت کے قیام کا جس پر آپ نے زور دیا ہے، تو ہم آپ سے کہتے ہیں کہ موجودہ حالات میں اس کا حصول ناممکن ہے، اور اس کی تمنّا کرنا ایک ایسی بے فائدہ اور ناموزوں خواہش کا چاہنا ہے جس کا تعلق محض خیالی اور تصوراتی دنیا سے ہے۔

ایسا کیوں ہے؟ اس لیے کہ آپ نے مسلمانوں کو فقط دو گروہوں میں بانٹ دیا ہے بِنا کسی تیسرے کے ... ایک گروہ وہ جو دولت الاسلامیہ اور اس کے مددگاروں کے ساتھ ہے، اور دوسرا گروہ وہ جو خودمختار شرعی عدالت کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ چناچہ روئے زمین پر ایسی خودمختار اور اس بات کی اہل مجلسِ عاملہ کا حصول ناممکن ہے کہ جس پر دونوں گروہ متفق اور راضی ہوں۔

لہٰذا ! کیا میں آپ کو ایک ایسا حل نہ بتاؤں کہ جو اس سے بہتر اور آسان ہے؟

ایک ایسا امر اور فیصلہ کہ جس کو اگر اُمّت مسلمہ اختیار کرلے تو وہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران ہونگے۔ کیا امّتِ مسلمہ میں کوئی ایسا صالح شخص نہیں ہے؟ کیا امّتِ مسلمہ میں ایک بھی اس بات کی اہلیت رکھنے والا موجود نہیں ہے؟

کیا پوری روئے زمین پر مسلمانوں میں سے کوئی ایسا ہدایت یافتہ مردِ مؤمن موجود نہیں ہے کہ مسلمان جس کا انتخاب کر سکیں؟ اور اس طرح وہ اعلانیہ طور پر سب کے سامنے طواغیت کا اِنکار اور رد کرے، اور کفرو اہلِ کفر اور شرک و اہلِ شرک سے مکمل برأت کا اعلان کرے، اور اُن کے لیے نفرت و عداوت کا برملا اِظہار کرکے اُن کے خلاف اعلانِ جنگ کرے؟ تاکہ اِن بُنیادی اصولوں پر بیعت کرکے ہم اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں داخل ہو جائیں اور متفقہ طور پر اُس کو اپنا خلیفہ چن لیں، اور ہم اُس کی اطاعت کرنے والوں کے ساتھ مل کر اُس کی سرکشی اختیار کرنے والوں سے جنگ کریں ... عراق، شام، جزیرۃ العرب، مصر، خراسان حتیٰ کہ تمام کرّۂ ارض پر۔

یوں اس طریقے سے ہم اس تمام انتشار وتفریق اور اختلافات کا خاتمہ کر ڈالیں اور مسلمانوں کے واسطے راحت و شادمانی کا سامان مہیا کریں اور کفار کو غضبناکی کا شکار کریں، اور زمین پر اس کے علاوہ کوئی دوسری امارتِ شریعہ باقی نہ رہے۔

یہی ایک واحد حل ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں۔ اور اُس منتخب شُدہ خلیفہ کی سب سے پہلی ذمّہ داری یہ ہوگی کہ وہ اُن شرعی عدالتوں کو قائم کرے جس کا آپ کی طرف سے مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

فقط یہی ایک واحد راستہ ہے آزاد اور خود مختار شرعی عدالتوں کے قیام کا۔ یہ ایک آسان اور قابلِ فہم حل ہے اور شریعت میں ہمارے لیے کوئی ایسی ممانعت موجود نہیں جو اس کی تکمیل میں رکاوٹ بن سکے۔ درحقیقت یہ ہمارے دور کا ایک اہم ترین فریضہ ہے جس سے تمام مسلمان غفلت برت رہے ہیں۔ یہ ہے ہمارا مرض اور اُس کی تشخیص۔

اور جہاں تک آپ کا ہم سے شام کو چھوڑ دینے کی درخواست کا تعلق ہے، تو ہم آئندہ کبھی اس بات کا اعادہ نہیں کریں گے کہ یہ قدرے ناممکن امر ہے جس کو پورا کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ کسی طور ممکن نہیں؛ نہ شرعی نقطۂ نظر سے، نہ عقلی لحاظ سے اور نہ ہی حقائق کےاعتبار سے۔

ہم ہر گز یہ نہیں کہیں گے کہ کل کی نسبت آج شام کو ہماری زیادہ شدید تر ضرورت آن پڑی ہے،

اس دن کے بعد جب نصیریوں کے ساتھ معاہدات اور صلح کر کے (آزاد شدہ) علاقوں کی حوالگی ان کے سپرد کر دی گئی، نہ ہی ہم کبھی ایسا کہیں گے کہ ارضِ شام میں دولت الاسلامیہ کے زیرِ تسلط علاقوں کا رقبہ باقی ماندہ جماعتوں، گروہوں اور تنظیموں سے زیادہ وسیع ہے جو کہ اپنے اپنے عقائد اور نظریات کے حامل ہیں، اور نہ یہ کہ دولت الاسلامیہ کے زیرِ تسلط علاقوں میں اللہ کے قانون کے سوا اور کوئی دوسرا قانون نافذ نہیں اور جہاں اللہ کی حدودبھی قائم ہیں، اور اُس کی شریعت کے سوا اور کسی کی حاکمیت نہیں، جہاں نماز قائم کی جاتی ہے زکوۃ کی اَدائیگی ہوتی ہے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا جاتا ہے، عزت والے عزّت مَند و مُکرّم ہیں اور ذِلّت والے ذلیل و خوار ہیں، قطعِ نظر ان کے جو مغرور ہیں، اور اس کی حدود میں امن و امان کے قیام کو یقینی بنایا گیا ہے صرف اور صرف اللہ کے فضل و کرم سے۔

ہم ایسا ہرگز نہیں کہتے ... بلکہ ہم کہتے ہیں کہ: اگر تنظیم القاعدہ اس بات پر راضی ہے کہ دولت اسلامیہ رضاکارانہ طور پر اُس سرزمین سے بے دخل ہو جائے جس کے اوپر وہ اللہ کی نازل کردہ شریعت کے ساتھ حکومت کرتے ہیں اور اُس کی حُدود کو نافذ کرتے ہیں ... اور اِس کو سونے کی پلیٹ میں رکھ کر جربا (اپوزیشن) اتحاد اور اُس کی ووٹوں والی صندوقچیوں کے حوالے کر دیا جائے، یا "سلیم ابلیس" اور اس کی مجلسِ عامہ، یا حیّانی اور عفش کے غُنڈوں، یا جمال معروف اور زنکی کے مجرم ٹولوں، اور جبھتہ السلولیہ اور اس کے سروریوں، اور جبھتہ الخیانت والغدر اور اُن کے لٹیروں اور ان کے مَکّار لگڑ بَھگّوں کے سپرد کر دیا جائے ... اگر تنظیم القاعدہ اس سب پر راضی ہوچکی ہے تو جان لیجیئے کہ ہمارا رب اور ہمارا دین قطعی طور پر اس کو مسترد کرتے ہیں!

اور ہم کہتے ہیں کہ، اگر آپ ہمیں حَسَن (رضی اللہ عنہ) کی پیروی کی طرف بلاتے ہیں تو ہمارا سوال یہ ہو گا کہ آخِر اِن کے مدِّمقابل میں (آج) معاویہ (رضی اللہ عنہما) کہاں ہیں۔ اللہ تعالی ان دوں سے راضی ہو؟

جبکہ واقعتاً اگر ہمیں ایک یزید بھی میسّر آ جاتا تو ہم اُس کے آگے تسلیم ہو جاتے اور اُس کے حق میں دستبردار ہونا قبول کر لیتے۔ پس کیا باقی رہ گیا ہے اب جبھتہ الغدر والخیانت کی منحرف قیادت میں سے، ماسوائے مکّار لگڑ بھگوں کے؟

سو آپ یہ بات جان لیجیئے کہ دولت الاسلامیہ کے سپاہیوں کے نزدیک حسین (رضی اللہ عنہ) کی طرح ایک ہزار بار قتل ہونا کہیں زیادہ محبوب ہیں اِس سے کہ وہ کسی ایسی ایک اِنچ زمین سے دستبردار ہونا قبول کریں جس میں اللہ کی شریعت کی حاکمیت قائم ہے۔

پھر حسن اور حسین دونوں جنّت میں نوجوانوں کے سردار ہیں، رضی اللہ تعالیٰ عنہُما!

مزید برآں یہ کہ ہم نے آپ کی خاطر مصر، تیونس اور لیبیا کے میدانوں کو خالی چھوڑے رکھا مگر آپ نے عاجزی کے ساتھ ان کو ووٹ کی صندوقچیوں کے حوالے کردیا۔

((شاعری

پس تو حملہ آور ہو اپنے باپ کی خاطِر اے بِن باپ والے

تاکہ تو خود کو ملامت اور الزام سے بچا سکے

اور یوں اپنے قدم مضبوطی سے جما لے جیسا کہ انہوں نے جمائے

اور ہمیں آپ کے دانشمندانہ جواب کا انتظار رہے گا کہ جس کے ذریعے سے آپ ان تمام شبہات اور اشکالات کا خاتمہ فرما دیں جو آپ کے حالیہ بیان سے پیدا ہوئے ہیں، تاکہ ہر کوئی آپ کے موقف کو واضح طور پر جان سکے۔

معذرت معذرت ... معذرت امیر القاعدہ!

دراصل آپ کے حالیہ بیانات اور بریفنگ کے بعد جبھتہ الجولانی کے سپاہی اور ابو خالد السوری کے سپاہیوں نے اب یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ "شیخ (بڑھاپے کے سبب) بدحواسی کا شکار نظر آ رہے ہیں!"۔

ہم صاف صاف اس اطلاع کے پہنچانے پر آپ سے شدید معذرت کے خواستگار ہیں، لیکن حقیقتاً وہ لوگ ایسی باتیں کر رہےہیں۔

پس اے مجاہدین! حاصِل کلام یہ ہے کہ دولت الاسلامیہ اور تنظیم القاعدہ کی قیادت کے مابین اختلاف بنیادی طور پر منہج کا اختلاف ہے، جیسا کہ تنظیم کے امیر نے بھی ادارہ السحاب کے ساتھ اپنی حالیہ ملاقات میں کہا ہے۔ سو یہ ہے اس تنازعہ کی حقیقی نوعیت، اور بحث اس بات پر نہیں ہے کہ کس نے کس کی بیعت کی اور کون کس سے استصواب کرتا ہے، جس کو تنظیم القاعدہ کے امیر اپنی پوری کوشش کے باوجود ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی کبھی ایسا کر سکنے

پر قادر ہیں۔

اور جب دولت الاسلامیہ عالمی جہاد کا ایک حصّہ تھی اور جس وقت دینی نقطہء نظر سے عالمی جہاد کو ایک سربراہ کی اشد ضرورت تھی جو اس کی قیادت کر سکے، اور القاعدہ کی قیادت (رحمھم اللہ) درحقیقت اس دور میں جہاد کے مثالی کردار کی حیثیت رکھتی تھے جو بلاشبہ سبقت کرنے والے اور فضیلت والے لوگ تھے، تو دولت الاسلامیہ نے عزّت، ادب، احترام، تحسین، تعظیم، توقیر اور عقیدت کے جزبہ کے تحت عالمی سطح پر جہاد کی قیادت کو اُن کی لیے وقف کر دیا تھا۔ اور اِس نے کبھی اُن سے اپنی (الدولۃ) کی حدود سے باہر حکمتِ عملی اور تدبیر کے معاملے میں تجاوز نہیں کیا اور نہ ہی اُن سے کوئی اختلافِ رائے رکھا اور اُن کواپنے خطاب میں ہمیشہ قائدین اور اُمراء کی حیثیت میں مخاطب کیا۔

القاعدة کے قائدین نے بھی اِس کو کبھی اِس کے اندرونی معاملات میں کسی حکم کی پابندی پر مجبور نہیں کیا، بلکہ اُن (رحمھُم اللہ) کا قول یہ تھا کہ:

موقع پر موجود چشم دید گواہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو ایک غائب شخص نہیں دیکھ پاتا"۔"

حتیٰ کہ ڈاکٹر ایمن الظواہری اور ان کی معیت میں پُر اثر اور با اختیار شخصیات نے آج دولت الاسلامیہ کو القاعدہ کی ایک ذیلی شاخ بنا دیا ہے۔ اور اُن کی خواہش ہے کہ دولت الاسلامیہ بھی ان کا وہ منہج اختیار کر لے جو ابھی تک القاعدہ سے باہر مدفون اور اوجھل رہا، اور یہ ظاہر نہیں ہوا مگر شیخ الظواہری کے (منحرف جماعتوں سے) اتحاد اور (عزام) امریکی کے لیے میدان خالی چھوڑ دینے کے بعد۔

سو جب دولت الاسلامیہ نے اس تبدیل شدہ منہج کو مسترد کر دیا جس کو شیخ الظواہری نے اختیار کرنے کی درخواست کی تھی، تو اس کے ردّ عمل کے طور پر اُنہوں نے اِس کے خلاف جنگ برپا کردی، اور ان کو اس جنگ کو جاری رکھنے کے لیے کوئی حیلہ اور کور نہ مل سکا بجُز اِس بُہتان کے کہ وہ خوارج کے خلاف لڑ رہے ہیں، بعین وہی بہتان جس کو بنیاد بنا کر طواغیت کے علماء اور حکمران ہم سے لڑتے ہیں۔

لہٰذا ... ہم تمام خطوں میں موجود تنظیم القاعدہ کی تمام ذیلی شاخوں سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ سرکاری بیان جاری کر کے دولت الاسلامیہ سے متعلق اپنے موقف کو صراحت کے ساتھ واضح کریں ... آپ دولت الاسلامیہ کے منہج کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں؟ اور آپ اس پر کیا حکم لاگو کرتے ہیں؟

آیا کیا یہ خوارج کے حُروریّہ فرقے سے تعلق رکھتی ہے؟ یا اس سے بھی بدتر کہ یہ لوگوں کے ساتھ منافقانہ روش اختیار کرتی ہے، تقیّہ کا استعمال کرتی ہے، اور حکومت اور منصب کے حصول کی خاطر لڑتی ہے؟ اور یہ کہ جہادی قیادت کے ساتھ اس کا معاملہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ابنِ ملجم کا حال تھا؟ اور یہ کہ اس کا منہج ظلم پر مبنی ہے، چناچہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اِس کے خلاف جنگ کریں اور اِس کا بلادِ شام سے قلع قمع کر ڈالیں؟

ایک ایسا بیان جس میں آپ کی طرف سے دی جانے والی گواہی کو لکھا جائے گا، اور اللہ کے حضور آپ سے اس بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور یہ جان لیجیئے کہ آپ کی خاموشی میں بھی الفاظ ہیں جو کلام کرتے ہیں۔

وَ قِفُوۡهُمۡ اِنَّهُمۡ مَّسۡـُٔوۡلُوۡنَ (۳۷-۲۴)

ان کو روکے رکھو، کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔

سَتُكۡتَبُ شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡـَٔلُوۡنَ (۴۳-۱۹)

اُن کی یہ شہادت لکھ لی جائے گی، اور اُن سے باز پُرس کی جائے گی۔

اگر ہمارے لیے خاموش رہنا ممکن ہوتا، تو ہم ضرور بالضُرور خاموشی اختیار کرتے ... اگر ہمارے لیے شائستگی روا رکھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور باالضُرور شائستگی کو اختیار کرتے ... اگر ہمارے لیے نرم رویّہ رکھنا ممکن ہوتا تو ہم ضرور بالضُرور نرمی اختیارکرتے ... پس! کوئی ہمیں قصوروار نہ ٹھہرائے کیونکہ ہم حق کے محافظ اور اُس کے ہم نشین ہیں۔ اور کوئی ہمیں یہ الزام مت دے کہ ہم نے میڈیا میں اُس چیز کو عیاں کر دیا کہ جسے کسی صورت ظاہر نہیں ہونا چاہیئے تھا ... ہم نے کچھ ظاہر نہیں کیا ،مگر فقط ردِّ عمل کے طور پر اور اپنے دفاع کی خاطر ... اور جو کچھ دوسرے ظاہر کر چکے تھے ، اُس کے بعد اِس کا ظاہر کیا جانا ناگزیر تھا۔

(رجزیہ اشعار)

هم اپنے سفر کو جاری رکھتے ہیں ... اپنے اموال اور اپنی املاک کے ساتھ
اور اپنے سفر کی تکمیل کرتے ہیں ... اُن کے اموال کے مالک بن کر
اور ہم اُن پر سے اُن کے اموال اور حقوق کا بوجھ ہٹا کر ... اُس کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لادھ

لیتے ہیں
ہم اُن پر اپنے خنجر سے گھاؤ لگاتے ہیں ... جبکہ وہ ہم سے جان بچا کر دور بھاگ رہے ہوتے ہیں
اور جب وہ ہم پر حملہ آور ہوتے ہیں ... تو ہماری تلواریں اُن پر اپنا وار کرتی ہیں
ہم سیاہ نرم نیزوں سے ان پر ضرب لگاتے ہیں ... ا یک جنگجو کے ہاتھ کی شدید ضرب
اور ہم ان سے شدّت کا قتال کرتے ہیں ... چیر ڈالنے والی چمکتی تلواروں کو تھام کر
ہم شہسواروں کے سَروں کو اپنے ساتھ لاد کر لے جاتے ہیں ...جو چٹانوں اور ٹیلوں سے لبریز زمین پر بکھرےپڑے ہوتے ہیں
ہم اپنے دشمنوں کے سروں کو دو حصّوں میں تقسیم کر ڈالتے ہیں ... اور اُن کے گلے کاٹ کر سروں کو تَن سے جدا کر دیتے ہیں
ہم اپنے آباؤ اجداد کے وقار اور شرف کے وارث ہیں ... جس کی تصدیق ہر قوم ، اور جس کا اقرار ہر قبیلے نے کیاہے
اور ہمارا قتال مسلسل جاری رہے گا ... یہاں تک کے ہمارا مرتبہ اور وقار نمایاں ہو جائے
ہم اُن نوجوانوں کے ساتھ تعارض کرتے ہیں ... کہ جو قتال کو عزت و وقار کی علامت سمجھتے ہیں
اور ہم اُن لوگوں کی اولاد ہیں جو اس سے قبل ... خوفناک اور خون ریز جنگوں میں آزمائے جا چکے ہیں
ہم اُن تمام لوگوں کو مبازرت پر للکار تے ہیں ... وہ کہ جو عزّت اور طاقت میں ہمارے ہَمسر ہیں
اور ہم اُن کے بیٹوں سے جنگ کرتے ہیں ... تاکہ ہم اپنے بیٹوں کا تحفّظ ممکن بنا سکیں
اور سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں ... کہ ہم جنگ میں سستی اور ذلّت کا مظاہرہ نہیں کرتے

اے اللہ! تو فساد مچانے والے کو اصلاح کرنے والے سے، اور فاسق کو صالح سے پہچانتا ہے ... آپ منافقین، غداروں اور فریب کاروں سے خود نمٹ لیجیئے، آپ اُن کو تمام گواہان کے سامنے عیاں کر دیجیئے، اور اُن میں ہمیں اپنی قدرت کے مظاہر دکھایئے!

یا اللہ! ہر جگہ اپنے بندوں، مجاہدین کی حفاظت فرمایئے!

یااللہ! اُن کو زمین میں استحکام و غلبہ نصیب فرمایئے!

یا اللہ! اُن کو اپنی بھرپور مدد اور اعانت کے بل بوتے پر نصر ت عطا فرمایئے، اور اُن کو واضح اور نمایاں فتح سے ہمکنار کیجیئے!

یا اللہ ! اُن کے قیدیوں کو رہائی نصیب فرمایئے، اُن کے زخموں کو مُندمِل کردیجئے، اُن کی آزمائش کو آسان بنا دیجیئے، اور اُن کے مقتولین کو قبول فرما لیجیئے!

والحمد لله ربّ العالمين

...... Download ......

Arabic

https://archive.org/download/kalimah_201405/Othran.mp3

اردو ترجمہ بشکریہ:

حذیفہ خراسانی